23269 ـ شہوت كے ساتھ چھونے سے رجوع نہيں ہوتا ؟

سوال

دو برس سے ميں اور ميرا خاوند ازدواجى زندگى كے مشكل ترين مرحلہ سے گزر رہے ہيں، دو بار مشكل بہت بڑھ كر طلاق پر ختم ہوئى.
پہلى طلاق كے بعد اسنے مجھے واپس اپنى عصمت ميں لے ليا، اور دوسرى طلاق كے بعد مجھے شہوت كے ساتھ چھوا ليكن جماع نہيں ہوا، اس كا دعوى ہے كہ ميں اب تك مطلقہ ہى ہوں.
خاوند كا كہنا ہے كہ: جب وہ مجھے اپنى عصمت ميں واپس لانا چاہے اور رجوع كرنا چاہے تو اس كے ليے جماع كا ہونا ضرورى ہے.
طلاق كے بعد ايك حيض آ چكا ہے، ميرا خاوند كہتا ہے كہ باقى دو حيض بچے ہيں پھر ميرى عدت گزر جائيگى، كيا اس كى يہ بات صحيح ہے يا كہ جماع كيے بغير اس صرف مجھے چھونا اور پكڑنا رجوع شمار ہوگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

رجوع كرنا ايسا حق ہے جو شارع نے عدت كے دوران خاوند كے ليے مقرر كيا ہے، اگر خاوند چاہے تو عدت كے دروان اپنى بيوى سے رجوع كر سكتا ہے، اور اگر چاہے تو وہ اسے چھوڑ دے حتى كہ اس كى عدت گزر جائے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور ان كے خاوند اس ميں انہيں لوٹانے كے پورے حقدار ہيں اگر ان كا ارادہ اصلاح كا ہو البقرۃ (228).

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالى نے مطلقہ عورتوں كے خاوندوں كو عدت كے اندر اندر ان سے رجوع كرنے كا زيادہ حقدار قرار ديا ہے شرط يہ ہے كہ اگر وہ اصلاح كا ارادہ ركھتے ہوں.

اور رجوع دو ميں سے ايك چيز كے ساتھ ہو جاتا ہے:

يا تو قول كے ساتھ.

یا پھر فعل کے ساتھ.

قول کے ساتھ رجوع اس طرح ہوگا کہ: خاوند کہے: میں نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا، یا پھر اسے رکھ لیا، یا اسے اپنی عصمت میں واپس لے لیا، یا بیوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہے: میں نے تجھ سے رجوع کر لیا، یا تجھے رکھ لیا، یا تجھے واپس کر لیا.

فقھاء کرام کا اتفاق ہے کہ مندرجہ بالا الفاظ کے ساتھ رجوع ثابت ہو جائیگا.

اور الفاظ کے قائم مقام کتابت یعنی لکھائی اور اسی طرح بولنے سے عاجز شخص کا اشارہ بھی یہی معنی دےگا.

رہا فعل کے ساتھ رجوع کرنا تو یہ جماع کے ساتھ ہو گا اور اس میں بھی شرط یہ ہے کہ یہ جماع رجوع کے مقصد سے ہو.

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر خاوند نے بیوی کو طلاق رجعی دے دی ہو یا تو اس کی عدت ختم ہو چکی ہوگی تو اس صورت میں اس کے لیے نئے نکاح کے ساتھ ہی حلال ہوگی جس میں پوری شروط نکاح موجود ہوں.

یا پھر وہ ابھی عدت میں ہی ہو اگر بیوی سے وطئ اور جماع کرنے کا مقصد بیوی سے رجوع ہو تو بیوی سے رجوع ہو جائیگا اور یہ وطئ بھی مباح ہوگی.

لیکن اگر وہ اس سے رجوع کا ارادہ نہیں رکھتا تو ایك مذہب کے مطابق یہ رجو ہو جائیگا، لیکن صحیح یہی ہے کہ اس سے رجوع نہیں ہوگا.

اس بنا پر یہ وطئ حرام ہو گی " انتھی.

ماخوذ از: الارشاد الی معرفۃ الاحکام.

اس لیے صرف خاوند کا آپ کو چھونا آپ سے رجوع نہیں کہلائیگا.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (11798) کے جواب کا مطالعہ کریں.

جمہور علماء کرام جن میں امام مالك امام شافعی اور امام احمد شامل ہیں کا یہ کہنا ہے کہ: صرف شہوت کے ساتھ چھونے سے رجوع حاصل نہیں ہو جائیگا، لیکن امام مالك رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اگر شہوت کے ساتھ چھونے سے اس کا مقصد رجوع کرنا ہو تو رجوع کی نیت سے شہوت کے ساتھ چھونا رجوع کہلائیگا، اس لیے جب آپ کا

خاوند یہ کہہ رہا ہے کہ اس نے رجوع کی نیت نہیں کی تو پھر اس سے رجوع حاصل نہیں ہوا.

مزید آپ المغنی (7 / 404) اور الموسوعۃ الفقھیۃ (13 / 187) بھی دیکھیں.

دوم:

طلاق رجعی والی عورت - جنہیں حیض آتا ہے - کی عدت تین حیض ہے، اور جیسا کہ آپ کے خاوند کا کہنا ہے آپ کے لیے دو حیض عدت باقی رہی ہے، اگر تو اس دوران خاوند نے آپ سے رجوع کر لیا تو یہ طلاق تعداد میں شمار کی جائیگی.

اور خاوند کو چاہیے کہ وہ اس پر گواہ بنا لے، اور ہو سکتا ہے اس کے لیے ایك طلاق باقی بچی ہو، اور اگر وہ عدت کے دوران آپ سے رجوع نہیں کرتا تو آپ اس سے بائن ہو جائینگی اور خاوند کے لیے آپ حلال نہیں ہو سکتی الا یہ کہ نیا مہر اور نیا نکاح پوری شروط کے ساتھ کیا جائے، اور یہ نکاح آپ اور آپ کے ولی کی موافقت و مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتا.

واللہ اعلم .